حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مرزا صاحبؑ کی نظر میں.

بعض مخالفینِ سلسلہ حضرت مرزا صاحبؑ پر نہایت ظالمانہ اور محض دروغ گوئی پر مبنی یہ الزام لگاتے ہیں کہ (معاذاللّٰہ) آپؑ نے حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے برابری یا (استغفراللّٰہ) بڑا ہونے کا دعوٰی کیا. اس سلسلہ میں مخالفین حضرت مرزا صاحبؑ کی مختلف کُتب سے بعض ادھوری اورسیاق و سباق سے علیحدہ کی گئی عبارتیں جوڑکر پیش کرتے ہیں اور یوں مخلوقِ خداکو دھوکہ دیتے ہیں.
ذیل میں حضرت مرزا صاحبؑ کی کُتب سے چند حوالے پیش ہیں جو ظالموں کے جھوٹ کا پول کھولنے کیلئے کافی ہیں، مگر اُن لوگوں کیلئے جو دِل میں اللّٰہ تعالٰی کا کچھ خوف رکھتے ہیں.

حضرت مرزا صاحبؑ (مسیحِ موعودؑ) فرماتے ہیں:

۱ : میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لیکر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے کہ خدا نے مجھے **میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد** صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے **اُس کی پیروی سے** اور اُس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اِس قدر نشان غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے زریعہ سے میں نے اپنے خداکو دیکھ لیا ہے خداکے عظیم الشان نشان بارش کی

طرح میرے پر اُتررہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں.................

..... اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے. اور **ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبیؐ اورجلال اورتقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے** جسکی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا کہ **اسکی پیروی اور محبت** سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں. (روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۴۰ ـ ۱۴۱)

۲:جولوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے. جولوگ ہرایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا. نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور **تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اورشفیع نہیں مگر محمد** مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم، سو تم کوشش کروکہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیرکو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پرتم

نجات یافتہ لکھے جاؤ . اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے. نجات یافتہ کون ہے ؟وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے **نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول** ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر **یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے.** اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضئہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار **اُس کی روحانی فیض سے** اِس مسیحِ موعود کو دنیا میں بھیجا............عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمدؐ اس کا نبی ہے اور وہ **خاتم الانبیا ہے اور سب سے بڑھکر ہے** اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر برزوی طور سے محمدؐیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ **خادم اپنے مخدوم سے** جدانہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے.(کشتی نوح ص ۱۳...۱٦)

۳: آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل

و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں **سب انبیا سے بڑھ کر** اور سب سے افضل و اعلی و اکمل و ارفع و اجلٰی و اصفا تھے اس لئے خدا جل شانہ‘ نے اُنکو عطرِ کمالاتِ خاصّہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اوردل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ سے فراخ تر و پاک ترو معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اُسی لائق ٹھہراکہ اُسپر ایسی وحی نازل ہوکہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقوٰی و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو. سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اُسکی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے. کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو. کوئی فکر ایسے برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو. کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے. وہ بلا شبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالٰی کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں سے **وہ سب کچھ ملتاہے جو ایک سالک کومدارجِ عالیہ معرفت تک** پہنچنے کیلئے درکار ہے.(سرمہ چشم آریہ ص ۲۳ ۔۲۴)

۴: ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُب لباب یہ ہے کہ **لاالٰہ اِلااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** . ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس

کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت **محمد سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں** جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللّٰہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی **بغیر اتباع ہمارے نبی** صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج **بجز اقتدا اِس امام الرسل** کے حاصل ہو سکیں. کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا **بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی** صلی

اللّٰہ علیہ وسلم کے **ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے. ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے.**

(ازالہ اوہام ص ۱۶۹ ـ ۱۷۰)

۵: سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی. اور **میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّدومولیٰ فخر الانبیاء اور خیرالوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا. سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا. اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اِس نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے**

اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پید ہوتی ہے. سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت

نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اسکے ایک مصفٰی اورکامل محبتِ الٰہی بباعث اِس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور

یہ سب نعمتیں آنحصرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی خود فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ

یعنی ان کوکہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدابھی تم سے محبت کرے۔

(حقیقتہ الوحی ص ۶۴-۶۵)

۶: پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کےدامن سے ہی دنیاکوملتی ہے بغیراسکے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلٰی نمونہ **ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم** نے دکھلایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی انکو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے انکے آگے روحانی اعلٰی درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ اُن کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا، پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا، پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کیلئے نشان ظاہر کئے کہ انکو خدا دکھلادیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امّت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ انکے صحبت یاب ناقص رہے۔ پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتاہوں یہ عربی نبی جس

کا نام محمد ہے (ہزار ہزار دورود اور سلام اس پر) یہ

کس عالی مرتبہ کا نبی ہے .اسکے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں.افسوس کہ جیساحق شناخت کا ہے اسکے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا. وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا. اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُسکی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُسکی مرادیں اُسکی زندگی میں اُسکو دیں. **وہی ہے جو سر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُسکے کے کسی فضیلت کا دعوٰی کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُسکو دیگئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُسکو عطا کیا گیا ہے .جو اُسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محرومِ ازلی ہے. ہم کیا چیز**

ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے. ہم کافرِ نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریہ سے ہمیں میسر آیا ہے. (حقیقتہ الوحی ص ۱۱۸ -۱۱۹)

۷: یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بیخبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں. وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اس نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا. اور وہ وحیٔ الٰہیَ کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے، ہمارے پر محض اِسی نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا. اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں

اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے **اِس نبیؐ کے ذریعہ** سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے. اور ہم نے **اِس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں.** مگر تعجب ہے کہ دنیا اِس سے بیخبر ہے. مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعوٰی کیا. مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ **اُس نبیؐ کی کامل پیروی سے** ایک شخص عیسٰیؑ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے. اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے. میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بینصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے. (چشمہ مسیحی ص ۳۵۴)

۸: سو آخری وصیت یہی ہے کہ **ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امیؐ کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کریگا وہ بھی پائیگا** اور ایسی قبولیت اُس کو ملیگی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی. (سراج منیر ص ۸۲)

۹: ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا. **مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا. اگر میں**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا .کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امّتی ہو. پس اسی بناء پر میں امّتی بھی ہوں اور نبی بھی. اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظلّ ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے .اور چونکہ میں محض ظلّ ہوں اور امتّی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں. (تجلیاتِ الٰہیہ ص ۴۱۱ ـ ۴۱۲)

۱۰: اے نادانوں ! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذباللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوٰی کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں. صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **کی اتباع سے** حاصل ہے. سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں. پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی. یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ

و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں. (حقیقتہ الوحی ص ۵۰۳)

۱۱: وہ اعلی درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو. وہ ملایک میں نہیں تھا ، نجومِ میں نہیں تھا ، قمر میں نہیں تھا ، آفتاب میں بھی نہیں تھا. وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا. وہ لعل اور یاقوت اور ذمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا. غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلٰی اور ارفع فرد ہمارے سیدومولٰی سیدالانبیاء سیدالاحیاء محمد مصطفٰی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیں. سو وہ نور اُس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُسکے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں.
(دافع الوساس مقدمہ حقیقتِ اسلام ص ۱۶۰ - ۱۶۱)

۱۲:

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالورٰی یہی ہے

پہلےتو رہ میں ہارے پار اِس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اِس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

وہ یارِ لا مکانی ، وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نےاُس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے ، وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے ، اس کی ثنا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بیخطا یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۵۶)

۱۳:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں ، دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج اُن نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو اُن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں

ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دِل کو وہ جام لبالب ہی پلایا ہم نے

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں اُن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اُڑایا ہم نے

(دافع الوساس مقدمہ حقیقتِ اسلام ص ۴۴۴-۴۴۵)

حضرت مرزاصاحبؑ کی مندرجہ بالا تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین ذرا اُن نام نہاد علماء دین کے تقویٰ اور دیانت کا اندازہ لگائیں جو محض دھوکے کی راہ سے مرزاصاحبؑ جیسے عاشقِ رسول پر توہینِ رسالت جیسی بھیانک تہمت لگانے سے باز نہیں آتے. آج کے یہ نام نہاد علماء مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کے مصداق ہیں جس میں آپؐ نے اِن ظالموں کا ذکر یوں فرمایا تھا:

آنحضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا : اُن کے علماء

آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں بد ترین
ہونگے اُن میں سے فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ
جائیں گے. (مشکوۃ کتاب العلم)